

221611 - غیر مسلم سے افطاری کے لیے کھانا قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال

کیا مسجد کی انتظامیہ کے لئے رمضان میں افطاری کا کھانا یا افطاری کے لئے رقم کسی غیر مسلم سے قبول کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مسلمانوں کے لئے رمضان میں غیر مسلموں کی جانب سے پیش کیے گئے افطاری کے کھانے کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، ایسے ہی افطاری کا انتظام کرنے کے لئے غیر مسلم سے رقم وصول کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ زیادہ سے زیادہ اس کھانے کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحفہ یا ہدیہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کچھ کافروں سے تحائف قبول فرمائے تھے۔

جیسے کہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں تھے، تو ایلہ کے بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو سفید خچری تحفے میں دی اور انہیں جوڑا بھی پہنایا" بخاری: (2990)

اسی طرح عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے جنگ حنین کے متعلق بتلایا: "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اس دن اپنی سفید خچری پر تھے جو کہ آپ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے دی تھی۔" صحیح مسلم: (1775)

ایسے ہی سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "دومتہ کے بادشاہ اکیدر نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو ریشم کا کپڑا تحفے میں دیا تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ کپڑا علی رضی اللہ عنہ کو تھما دیا اور فرمایا: یہ فاطمہ نامی خواتین میں چادریں بنا کر تقسیم کر دو" اس حدیث کو امام بخاری: (2472) اور مسلم: (2071) نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث میں اس چیز کی دلیل ہے کہ کافر سے تحفہ قبول کیا جاسکتا ہے" ختم شد

"شرح مسلم" (14 / 50 ، 51)

اسی طرح انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس زہر آلود بکری کا گوشت لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا" اس حدیث کو امام بخاری: (2474) اور مسلم:

(2190) نے روایت کیا ہے۔

دائمى فتوى كمىثى كے فتاوى ميں ہے كہ:

"اگر غير مسلم افراد مسلمانوں كو دينى خوشى كے موقع پر مٹھائى ديں تو وه مت ليں البتہ دنياوى خوشى مثلاً: بچے كى پيدائش وغيره كے موقعوں پر ديں تو اسے كهانا جائز ہے، كيونكه يه كافر سے تحفه قبول كرنے كے زمرے ميں آتا ہے، اور نبى صلى الله عليه و سلم سے يه ثابت ہے كہ آپ نے مشركوں سے تحائف قبول فرمائے هيں" ختم شد
شيخ عبد العزيز بن باز - الشيخ عبد العزيز آل الشيخ - الشيخ بكر أبو زيد -

" فتاوى اللجنه الدائمہ " (دوسرا ايڈيشن) (10/470)

شيخ ابن عثيمين رحمه الله سے پوچھا گيا:

"ميرا يك غير مسلم پڑوسى ہے، وه ہميں مختلف خوشى كے موقعوں پر كهانا، اور مٹھائى وغيره بھیجتا رہتا ہے، تو كيا ميرے اور ميرے بچوں كے ليے وه كهانا كهانا جائز ہے؟"

تو انہوں نے جواب ديا:

"ہاں، آپ كافر شخص كے ديے ہوئے كهانے كو كهيا سكتے هيں بشرطيكه آپ كو مكمل اطمينان ہو؛ كيونكه نبى صلى الله عليه و سلم نے ايک يهودى عورت كا بكرى كے گوشت كى صورت ميں تحفه قبول كيا، اسى طرح ايک يهودى كى دعوت بهى قبول فرمائي كہ اس نے آپ كو اپنے گھر دعوت دى تھی تو آپ صلى الله عليه و سلم نے اس گھر كهانا تناول فرمايا۔

اس ليے كافروں كے تحائف قبول كرنے ميں كوئى حرج نہيں ہے، نہ ہی ان كے گھر جا كر كهانے ميں كوئى حرج ہے، تاہم يه شرط ہے كہ مسلمان ان سے پر امن رہيں، چنانچہ اگر ان سے كسى قسم كا خطرہ يا خدشہ ہو تو دعوت قبول نہ كريں، اسى طرح دوسرى شرط يه بھی ہے كہ اس تحفے كا تعلق ان كى كسى مذہبى رسومات سے نہ ہو، مثلاً: سالگرہ وغيره؛ كيونكه كافروں كى مذہبى خوشى كے موقع پر ان سے تحائف قبول نہيں كيے جائیں گے" ختم شد
" فتاوى نور على الدرب " (2/24) مکتبہ شاملہ كى خود كار ترقيم كے مطابق

والله اعلم